Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر 14
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
☎ 213029
پیر 18 مئی 1998ء 21 محرم 1419 ہجری 18 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 104

نگران کے فرائض

حضرت معقل بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی' اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی)

میں اس معاملہ میں سخت بے قرار ہوں کہ کس طرح جماعت اٹھ کھڑی ہو
دنیا میں جماعت احمدیہ کے حق میں جو انقلاب برپا ہو رہا ہے
اس کے تقاضے پورے کریں

نئی صدی میں جماعت احمدیہ پر پہلے سے بہت زیادہ ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ 2 مئی 1997ء سے ایک اقتباس

صدی کے لحاظ سے مجھے بہت جلدی ہے اور میں اس معاملے میں سخت بے قرار ہوں کہ کسی طرح جماعت اٹھ کھڑی ہو' بیدار ہو جائے کیوں کہ ہماری صدی گزرنے میں بہت تھوڑا وقت باقی ہے اور ایسی نئی صدی میں ہم نے داخل ہونا ہے جب کہ ساری دنیا کی ذمہ داریاں ہم پر پہلے سے بہت زیادہ ڈالی جائیں گی اور یہ ذمہ داریاں کئی طرح سے پہلے سے زیادہ ہونگی۔ اول یہ کہ ہر صدی کے موڑ پر خدا تعالیٰ نے ایک انقلاب برپا کر رکھا ہے۔ وہ انقلاب تو نظر آتا دکھائی دے رہا ہے۔ اس انقلاب کے تقاضے ہیں جو ہم نے پورے کرنے ہیں اور جو خدا تعالیٰ نے (احمدیت) کی تائید میں ہوائیں چلائی ہیں ان سے پورا فائدہ اٹھانا ہے' اپنی صلاحیتوں کے بادبان کھولنے ہیں' ان کا رخ ایسا کرنا ہے کہ وہ ہوائیں ان میں بھر کر انہیں بڑی تیزی سے آگے بڑھائیں۔ اور اس صدی کے اختتام میں تین سال بمشکل باقی ہیں۔ اس لئے ایک تو یہ فکر کی بات ہے کہ ہم اس صدی کے اختتام تک کیا واقعی نئی آنے والی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے اہل ہو چکے ہونگے۔

ایک دوسرا پہلو یہ ہے کہ دنیا میں جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے اور تیزی کے ساتھ انقلاب برپا ہو رہا ہے وہاں اس نقلاب کے اپنے جو تقاضے ہیں ان کو وہ کیسے پورا کر سکتے ہیں۔ دیکھو ایک آدمی اگر کسی ایک شخص کو (احمدی) بنا لے تو اس کو اپنے ساتھ لگا کر اپنے پروں کے نیچے رکھ کر ان کی تربیت کرنا بھی ایک بڑا کام ہے اور بہت کم ہیں جو اس کام کو جیسا کہ حق ہے ادا کرتے ہیں۔ بیعت کروالی اور سمجھ لیا کہ مقصد حل ہو گیا حالانکہ بیعت کے ساتھ مقصد حاصل کرنے کا آغاز ہوتا ہے نہ کہ مقصد حاصل ہونا۔ بیعت تو اس کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں رکھتی کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو آپ کے سپرد کر دیا یعنی جماعت کی پناہ میں آگیا اور کہا اب مجھ پر جو عمل کرنا ہے کرو' جیسا مجھے بنانا چاہتے ہو بنا لو۔ اور اگر آپ بیعت ہی کو انجام سمجھیں اور وہیں بات ختم کر دیں تو جیسا وہ تھا ویسا ہی رہے گا بلکہ جہاں وہ جائے گا وہاں بھی اپنے گردو پیش کو اپنے جیسا بنانا شروع کر دے گا۔ پس بجائے اس کے کہ اس کا آنا آپ کے لئے بابرکت ہو اس کا آنا بعض دفعہ نحوستوں کا موجب بن جاتا ہے۔ کیونکہ بہت سی بد رسموں میں مبتلا آتا ہے' بہت سی اندرونی بیماریوں کا شکار آتا ہے۔ اگر آپ نے فوری طور پر اس کی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو ہرگز بعید نہیں کہ وہ اپنی بیماریاں اس نئے ماحول میں منتقل نہ کرے جس ماحول نے اسے اپنایا ہے۔

تو یہ جو تقاضے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا ان کو اگر میں گننا شروع کروں تو ایک دو چار خطبوں میں بھی ان کو پوری طرح آپ کے سامنے کھول کر بیان نہیں کر سکتا مگر باتیں ایسی ہیں جو بہت ہی پریشان کن ہیں اور طبیعت میں ہیجان پید کر دیتی ہیں۔ لگتا ہے تھوڑا وقت ہے اور کام بے انتہا پڑا ہوا ہے۔ آخر کیا کرے انسان کہ ساری جماعت کو اس کام میں دین کی مدد کے لئے آمادہ کر سکے۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 جون 1997ء)

حضرت صاحب کا خطبہ جمعہ

لندن۔ 15- مئی۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ جمعہ 15- مئی کو مجلس انصاراللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے پروگرام جرمنی سے دکھائے جائیں گے۔ اور حضرت صاحب ایدہ اللہ کا خطبہ بھی جرمنی سے ہی براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ لیکن بعض فنی دشواریوں کی وجہ سے جرمنی کا اجتماع اور حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جرمنی سے براہ راست ٹیلی کاسٹ نہیں کیا جاسکا۔ اس کے متبادل کے طور احمدیہ ٹیلی ویژن نے حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیت بشارت سپین کے افتتاح کے تاریخی موقعہ پر دیا جانے والا خطبہ دکھایا۔ یہ ایک یادگار اور تاریخ ساز خطبہ تھا جس نے بہت سی قیمتی یادیں تازہ کر دیں۔ اگرچہ احباب جماعت بڑے اشتیاق سے جرمنی سے لائیو خطبہ اور دیگر پروگراموں کے منتظر تھے اور یہ اعلان ہونے پر کہ لائیو پروگرام نہیں دکھایا جا سکے گا احباب کو دکھ ہوا۔ مگر حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تاریخ ساز خطبہ نے یہ ساری کلفت ایک حد تک دور کر دی۔

مجاہدین تحریک جدید زندہ جاوید ہیں

○ تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین کی قربانی قیامت تک زندہ رکھنے کے بارہ میں ہمارے محبوب امام نے 8- نومبر 96ء کے خطبہ جمعہ میں اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ

"آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دفتر اول کے 62 سال پورے ہوئے ہیں اور 63 ویں سال میں داخل ہو رہا ہے۔ یعنی 62 سال پہلے تحریک جدید کا آغاز ہوا تھا۔ اور آج بھی دفتر اول میں شامل لوگ زندہ موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں بھی ان سے ایک ہوں اور بہت سے ہیں۔ اور دفتر اول ابھی تک جاری ہے اور جو فوت ہو گئے ہیں ان کی طرف سے جو زندہ ہیں انہوں نے ان کے کھاتوں کو زندہ کر دیا ہے۔ اس لئے اس پہلو سے یہ دفتر کبھی نہیں مرے گا ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس کا تریسٹھ واں سال شروع ہے"

جن احباب جماعت کے بزرگ دفتر اول کے مجاہد تھے اور انہوں نے تا حال ان بزرگوں کے کھاتے بحال نہیں کروائے وہ جلد دفتر وکالت مال اول تحریک جدید سے رابطہ قائم فرما کر اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے کھاتے بحال کروائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب بندہ اپنے آرام کو تج کر اپنے بھائیوں اور دوسروں کا خیال رکھنا شروع کر دے تو خدا اس کو ضرور اپنی طرف کھینچتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 6۔مارچ 1998ء بمطابق 6 امان 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے سورہ جاثیہ آیات 21 تا 23 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت (بانی سلسلہ) کا جو اقتباس میں نے شروع کیا تھا اس کا ایک حصہ باقی تھا اور کچھ اور اقتباسات ہیں جو اس کے بعد میں آپ کو سناؤں گا۔ ان مضامین سے جو حضرت (بانی سلسلہ) کے الفاظ میں میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں ان آیات کا ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ پہلے اس پہلی آیت میں تو یہ بیان ہوا ہے کہ (۔) کہ یہ قرآن اور یہ قرآن کی باتیں بصائر للناس لوگوں کے لئے بصیرتیں ہیں۔ یعنی ان باتوں کو اگر وہ تقویٰ سے دیکھیں تو جس پہلو سے بھی دیکھیں گے ان کو نئی روشنی نصیب ہو گی (۔) اور ہدایت کا سامان ہے اور رحمت ہے لیکن اس قوم کے لئے جو (۔) وہ یقین رکھتے ہیں ان باتوں پر اور قرآن کریم کو اس کامل یقین کے ساتھ پڑھتے ہیں کہ ان کے اندر وہ سب باتیں موجود ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۔) کیا وہ لوگ جنہوں نے برے عمل کئے' طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا ہوئے یہ گمان کر لیا (۔) کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے یا ان سے ان لوگوں جیسا سلوک کریں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے' اس طرح ان سے سلوک کریں گے گویا کہ (۔) برائیاں کرنے والوں کی زندگی اور موت اور ان کی یہ زندگی اور موت ایک ہی جیسی ہو جائے گی۔ یہ نہیں ہو سکتا' ناممکن ہے۔ جو ایمان لانے والے ہیں ان کے ساتھ خدا اس دنیا میں ایک ایسا امتیازی سلوک کرے گا اور ہمیشہ جاری رکھے گا کہ وہ جو برائیوں میں مبتلا رہتے ہیں ان سے اس زندگی میں ہی خدا تعالیٰ کا سلوک ایک امتیاز کر کے دکھا دے گا اور بتا دے گا کہ یہ میرے بندے ہیں اور یہ وہ دوسرے بندے ہیں۔

(۔) کتنے برے فیصلے ہیں جو وہ کر بیٹھے ہیں یا کرتے ہیں کہ ان کے حق میں ہی وہ فیصلے الٹتے ہیں اور ان کو ہر کامیابی سے محروم کر دیتے ہیں۔ (۔) اور بھی بہت سے مضامین ہیں ان کے حکم کے۔ اس کے نتیجے میں' ان کے اس فیصلے کے نتیجے میں جو فسادات برپا ہوتے ہیں' جو مذہب کی دنیا میں اور مادی دنیا میں ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جو محض ان کے اس تحکم کی وجہ سے ہے جو بیان کیا گیا ہے ان سب تفاصیل کو میں یہاں بیان کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن اشارہ کر دیا ہے کہ (۔) اول تو ان کا فیصلہ ان کے اپنے خلاف پڑے گا اس بات کا اشارہ ہے۔ اور دوسرا ان کے اس فیصلے کے نتیجے میں ساری دنیا میں جو فساد برپا ہوتے ہیں ان کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔

(۔) حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور حق کے ساتھ فساد پل نہیں سکتا' اس کے ساتھ رہ نہیں سکتا۔ ان دونوں کا کوئی ساتھ' کوئی جوڑ نہیں ہے تو کیسے ممکن ہے کہ خدا نے زمین و آسمان کو تو حق کے ساتھ پیدا کیا ہو اور اس میں تم کوئی رخنہ' کوئی فساد نہ دیکھو مگر مذہب کی دنیا میں خدا تعالیٰ نیکوں کو بدوں کے ساتھ اس طرح ملا جلا دے کہ گویا وہ دونوں ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔ حق کے ساتھ باطل نہیں رہ سکتا' باطل کے ساتھ حق نہیں رہ سکتا۔ یہ اعلان ہے جو ان آیات کا ایک طبعی تقاضا تھا جو اس سے پہلے گزری ہیں۔

(۔) اس کا طبعی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر جان کو اس کے اس عمل کا بدلہ دیا جائے جو اس نے خود کمایا ہے اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے کیونکہ ظلم بھی حق کے ساتھ اکٹھا چل نہیں سکتا۔ تو عدل دراصل حق ہی کا بچہ ہے۔ پس قرآن کریم نے ان آیات میں بہت گہرے اور وسیع مضامین بیان فرمائے ہیں جن کی تفسیر کا اس وقت موقع نہیں مگر حضرت (بانی سلسلہ) نے ان امور پر جو روشنی ڈالی ہے وہ جماعت کی تربیت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ پس میں اب حضرت (بانی سلسلہ) کا کلام پڑھنا شروع کرتا ہوں۔

"ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور آجاتے ہیں" پس یہ وہ لوگ جو برائیوں میں مبتلا ہیں اور وہ لوگ جو کلیۃً ان سے کنارہ کشی کرتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں کنارہ کشی کرنے والے لوگ' جن کے متعلق (حضرت بانی سلسلہ) فرماتے ہیں کہ اگر تم یہ بننا چاہتے ہو تو پہلی صفت تو یہ ہے کہ اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دو۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو۔ یہ اللہ تعالیٰ سے صلح کا تقاضا ہے کہ اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دو ویسے بظاہر تو ان دونوں کا جوڑ نظر نہیں آتا کہ اگر تم یہ گروہ بننا چاہتے ہو تو اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دو مگر اگر اللہ یہ چاہتا ہو کہ تم ساری دنیا کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دو تو جب تک بھائی سے اس سفر کا آغاز نہیں ہو گا یہ سفر جاری ہو ہی نہیں سکتا۔

پس (حضرت بانی سلسلہ) کا کلام بہت ہی گہرا ہے اور اس کے عرفان کو سمجھنے کے لئے یہ مقامات ہیں جہاں دو فقرے بظاہر بے جوڑ دکھائی دیتے ہیں اور لوگ اسی طرح بغیر ان کو حل کئے آگے گزر جاتے ہیں حالانکہ وہ مقامات ہیں جہاں حضرت (بانی سلسلہ) کے عرفان کو گہرائی میں اتر کر سمجھا جا سکتا ہے۔ پس یہ مراد ہے کہ تم تو دنیا میں اللہ کی خاطر اس لئے نکالے گئے ہو کہ سب دنیا کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو خطرے میں ڈال دو یا دنیا کے آرام کو ترجیح دو اور اپنے آرام کو ترک کر دو.......

جتنے بھی مراتب بندے کو خدا کی طرف سے نصیب ہوتے ہیں اس میں یہ مرکزی نقطہ ہے کہ جب بندہ اپنے آرام کو تج کر کے اپنے بھائیوں اور دوسروں کا خیال رکھنا شروع کر دے تو خدا اس کو ضرور اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے لئے ضروری نہیں کہ یہ سفر نبوت کے بعد شروع ہو۔ تمام انبیاء کا سفر یہی سفر ہے اور سب سے زیادہ واضح اور قطعی طور پر رسول اللہ ﷺ کی پہلی زندگی اس کو ثابت کر رہی ہے کہ آپ اپنے بھائیوں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیا کرتے تھے اور ابھی نبوت آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی اور اللہ نے آپ کو اپنی طرف کھینچ لیا کیونکہ یہ **صفت ایسی ہے جو خدا کو بہت پیاری ہے اور آگے دنیا کی اصلاح کا سفر اس صفت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ جو اس صفت سے محروم ہے وہ نبوت اور نبوت کی غلامی کی صفات سے محروم ہے۔**

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ضروری ہے کہ آپ ان باتوں کو سمجھیں اور وہ لوگ (-) جنہوں نے برائیاں گھڑ رکھی ہیں ان سے الگ وہ بن جائیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایمان رکھنے والے لوگ ہیں اور (-) نیک اعمال کرنے والے ہیں۔ ان دونوں کے ساتھ ایک معاملہ نہیں ہوگا' نہ ایک معاملہ ان کے ساتھ ہونا ممکن ہے۔

اب دوسرا حضرت (بانی سلسلہ) نے یہ فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور آجاتے ہیں" یہ جو دوسرا پہلو تھا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ بدوں کی زندگی اور ان کی موت نیکوں کی زندگی اور موت جیسی ہو جائے۔ یہ وہ پہلو ہے جس کی تشریح ہے کہ اگر تم خدا کی پناہ میں آنا چاہتے ہو تو اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور حاضر ہو جاؤ۔ اگر ایسا کرو گے تو تم وہ لوگ ہو جاؤ گے جن کے اندر خدا تعالیٰ ایسی صفات بھر دے گا کہ دنیا والوں کے ساتھ تمہارا فرق نمایاں دکھائی دے گا' کسی تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں پڑے گی' وہ فرق ہر دیکھنے والی آنکھ کو نمایاں طور پر دکھائی دینے لگے گا۔ اور ان کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ کیسے فرق دکھائی دے گا؟ حضرت (بانی سلسلہ) ایک اور جگہ فرماتے ہیں "اور اس ایمان والے کے شیطان قریب بھی نہیں آتا" اب ہر روز شیطان سے جو جنگ شروع کر رکھی ہے ہم لوگوں نے' شیطان سے جنگ ایک ایسے وقت تک جاری رہتی ہے جس وقت تک انسان خدا کی پناہ میں نہیں آجاتا۔ جب آجاتا ہے تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا کیونکہ اللہ کی پناہوں میں شیطان کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ "وہ بھی تو وہاں ہی جاتا ہے جہاں اس کی تھوڑی سی گنجائش مل جاتی ہے" پاؤں رکھنے کی جگہ ملے تو تب شیطان وہاں جاتا ہے۔ پس حضرت (بانی سلسلہ) نے جو یہ فرمایا سارے گناہوں سے توبہ کرو مطلب یہ ہے کہ شیطان کے لئے قدم رکھنے کی گنجائش نہ چھوڑو کیونکہ جب وہ ایک دفعہ قدم رکھ لے تو اس کا منحوس قدم اپنے اثرات دکھانے لگتا ہے اور وہ اور جگہ بنا لیتا ہے۔

جس طرح اونٹ اور بدوی کا قصہ میں نے آپ لوگوں کے سامنے پہلے بھی بیان کیا ہے اصل میں وہی صورت حال ہے جو یہاں پیدا ہوتی ہے۔ کہتے ہیں ایک بدوی اپنا خیمہ لگا کے بیٹھا ہوا تھا اور شدید ٹھنڈی رات تھی تو اس کے اونٹ نے اندر سر کیا اور اس نے کہا مجھے سر اندر کر لینے دو کیونکہ بہت سردی ہے' باقی تم لیٹے رہو آرام سے۔ تو جب سر گرم ہو گیا تو اسے پتہ لگا کہ اس سردی میں گرمی کا کیا مزہ ہے تو اس نے تھوڑی سی اور گردن گھسیڑ دی۔ اس نے کہا گردن بھی تو سر کے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے یا سر گردن کے ساتھ لگا ہوا ہے اس غریب پر میں کیوں ظلم کروں اس لئے ذرا ایک طرف ہٹ جاؤ۔ پھر باقی جسم سخت سردی محسوس کر رہا تھا جبکہ جسم کا ایک حصہ گرمی محسوس کر رہا تھا۔ تھوڑا سا اور آگے گیا۔ اس نے کہا میری ٹانگوں کا کیا قصور ہے اگلے حصے کو کم سے کم تھوڑا سا آرام آنے دو۔ وہ بے چارہ ایک کونے سے لگ گیا اور کچھ دیر کے بعد کہا باہر جانا کیونکہ میرے پچھلے حصے کا بھی حق ہے۔ تو اس طرح بدیاں رفتہ رفتہ اپنی جگہ بنایا کرتی ہیں اور ایک دفعہ انسان بدی کو موقع دیدے کہ وہ اندر آجائے تو پھر بدی نہیں چھوڑے گی اور یہی شیطان کا حیلہ ہے۔ اب جتنے انسان بھی' جب بھی بدی میں مبتلا ہوتے ہیں وہ اپنی نفسیاتی کیفیت پر غور کرکے دیکھ لیں ہمیشہ شروع میں خیال آتا ہے اتنا سا معمولی سا کرنے میں کیا حرج ہے۔ اور وہ معمولی سا جب ایک دفعہ کر بیٹھے تو اس سے اگلا قدم اٹھانا اس کا ایک لازمہ بن جاتا ہے۔ دنیا بھر میں جتنی ڈرگ ایڈکشن (Drug Addiction) ہے وہ اسی اصول پر جاری ہے۔ سکولوں اور کالجوں کے بچوں کو وہ خبیث لوگ جو خراب کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک چھوٹا سا مزہ چکھ لو' ذرا سا' اس میں کیا حرج ہے۔ اور جب وہ چکھتے ہیں تو پھر اگلے کی خواہش وہ پہلا مزہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کی طلب شروع ہو جاتی ہے تو حضرت (بانی سلسلہ) کوئی بات بھی بے وجہ بیان نہیں کرتے۔

"اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور آجاتے ہیں" یہ سارے گناہوں سے توبہ کرکے آجانا کیوں ضروری ہے؟ اسی قسم کا نقشہ کھینچ کے ایک اور جگہ فرماتے ہیں "اس ایمان والے کے شیطان قریب بھی نہیں آتا وہ تو وہیں آجاتا ہے جہاں اس کو تھوڑی سی بھی گنجائش مل جاتی ہے۔ جہاں اس کو تھوڑی سی گنجائش ہوتی ہے وہاں وہ قدم رکھتا ہے۔

اب یہ نیا فقرہ ہے۔ "جب خدا کو مقدم رکھا جائے تو برکات کا نزول ہوتا ہے۔" اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے غیر معمولی برکات نازل فرماتا ہے۔ یہ سب باتیں جو بیچ میں حضرت (بانی سلسلہ) نے مزید لکھی ہوئی ہیں جو نقطے ڈال کے لمبی عبارت کو چھوٹا کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ ساری نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ باتیں اور کامل ایمان حاصل ہوتا ہے توبہ استغفار سے' اس کی کثرت کرو (-) اب یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے جس کا آغاز آدم سے ہوا ہے اور جیسا کہ میں حضرت (بانی سلسلہ) کی ایک عبارت پڑھ کے سناؤں گا۔ یہ دعا ہر گنہگار اور گناہوں سے گھرے ہوئے اور ملوث انسانوں کے لئے انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہ جو فرمایا کہ سب قسم کے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور حاضر ہو جاؤ یہ اس دعا کے بغیر ممکن نہیں اور شیطان سے جو جنگ شروع ہے اس کا علاج یہی دعا ہے۔

اور یہ وہ دعا ہے جو اس جنگ کے آغاز پر اللہ تعالیٰ نے آدم کو خود سکھائی۔

تو نہ صرف حضرت (بانی سلسلہ) رستوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں بلکہ وہ سارے رموز بتاتے ہیں جن رموز کی وجہ سے ان رستوں پر چلنا ممکن ہو سکتا ہے' ایک ذرہ بھی ہماری ضرورت کا آپ نے باقی نہیں چھوڑا۔ اس کو امام وقت کہتے ہیں۔ یہ وہ امام ہے جسے خدا خود بناتا ہے اور خود قدم قدم پر اس کی راہنمائی فرماتا ہے۔ چنانچہ اس دعا کی طرف اشارہ کرنے کے بعد حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔"

وہ جو اقتباس میں نے چن کر رکھا ہوا تھا وہ کہیں اور جگہ رہ گیا ہے غلطی سے مگر مضمون وہ ہے جو میں بیان کر چکا ہوں کہ حضرت (بانی سلسلہ) نے شیطان کی جنگ کا آغاز آدم سے شروع کیا ہے جیسا کہ واقعتہً اسی وقت ہوا اور فرمایا کہ آدم کو اس دعا کے ذریعے فتح نصیب ہوئی ہے اور یہ دعا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود آدم کو سکھائی۔ پس آج بھی ہر انسان کو شیطان سے جنگ کے وقت اس آیت کی پناہ میں آنا ہوگا اور جب تک وہ اس آیت کو نہ پڑھے اور دل کی گہرائیوں سے نہ پڑھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے وہ مدد نصیب نہیں ہو سکتی جس کے بعد اسے بالآخر شیطان پر فتح نصیب ہو گی۔ یہ بیچ کا ایک اقتباس تھا یہ رہ گیا ہے اور اب میں نے زبانی آپ کو بتا دیا۔ اب آپ کے سامنے میں دوسرا اقتباس رکھتا ہوں۔

فرمایا "تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا۔" "اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنی تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے" یہ دین کی حمایت میں ساعی ہو جانا' اس سے پہلے کوشش سے پہلے کلیتہً پاک ہونے کا تقاضا نہیں کرتا بلکہ کلیتہً پاک ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے ہر وہ شخص جو آج اللہ تعالیٰ کے دین کی حمایت میں اپنے دل میں جوش پاتا ہے اور قطع نظر اس کے کہ وہ خود کیسا ہے کیسے کیسے گناہوں میں ملوث ہے' کیا کیا کمزوریاں اس کو ہیں وہ اگر اس محبت پر غلبہ نہیں پا سکتا' بہانہ نہیں ڈھونڈتا کہ میں کہاں اور خدا کے دین کی خدمت کہاں' جو کچھ اس کا ہے وہ اس کے حضور حاضر کر دیتا ہے۔

سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حسابِ کم و بیش را

یہ کہہ کر کہ اے میرے آقا میرا جو سرمایہ تھا تیرے سپرد ہے "تو دانی حسابِ کم و بیش را" اب کم و بیش یعنی کمی اور زیادتی کا حساب تو جانے میں نے جو کرنا تھا وہ کر دیا۔ فرمایا ایسے لوگوں کی اللہ ضرور حمایت کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے" یہ وہ مضمون ہے جو میں نے ابھی آپ کے سامنے بیان کیا ہے "تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کردے گا" جو تمہاری راہ میں 'اللہ کے قریب جانے کی راہ میں حائل رکاوٹیں ہیں اور وہ دراصل خود اپنے نفس کی پیدا کردہ ہوتی ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تمام رکاوٹوں کو دور کردے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ تم خدا کا پودا بن جاتے ہو' جب بھی تم یہ عہد کرکے خدا کے لئے اپنی خدمات کو پیش کرتے ہو تو پھر تم شجرہ طیبہ بن جاتے ہو یعنی شجرہ طیبہ بننے کے اہل ہو جاتے ہو۔ اردگرد جو تمہارے کانٹے لگے ہوئے ہیں وہ تمہیں خراب کر رہے ہیں' تمہاری صحت پر بد اثر ڈال رہے ہیں یعنی روحانی طور پر جس ترقی کے تم اہل خدا کے نزدیک ہو جاتے ہو اس ترقی کی راہ میں یہ روکیں ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ تم سے وہی سلوک کرتا ہے کہ ان روکوں کو دور فرمانا شروع کردیتا ہے۔

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے" کیسا ایک طبعی سلسلہ ہے جس کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ تم اب وہ پودا بن گئے ہو جس کی خدا حفاظت فرمائے گا اور تمہاری خاطر برے پودوں کو اکھاڑ کر پھینک دے گا یعنی تمہارے اندر جو برے درخت لگے ہوئے ہیں جھاڑ پھونس جو تمہاری نیکیوں کو چاٹ رہے ہیں ان کا خون پی رہے ہیں یہ اب مالک کا فرض ہے کہ وہ چن چن کر باغ سے ان چیزوں کا نکال باہر کرے" اور اپنے کھیت کو خوش نما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا ہے" تو انسانی نفس میں بہت ہی خوبصورت اور دلکش درخت اگنے لگیں گے یعنی نیکیوں کے درخت جو دیکھنے میں خوش نما دکھائی دیں گے اور اپنی صفات کے لحاظ سے وہ نہایت ہی اعلیٰ اور پیارے ہوں گے۔ بار آور میں پھل دار ہونے کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ایسے پودے ہیں جو پھل بھی دیتے ہیں۔

"اور ان کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے" اب دیکھیں چھوٹی سی بات سے معاملہ شروع کیا اور کہاں تک پہنچا دیا اور سفر آسان دکھایا۔ اب جس طرح حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں سفر شروع کرو کوئی اس میں مشکل ہے؟ جو کچھ ہے حاضر کردو۔ محبت سے پیش کرو' عاجزی کے ساتھ پیش کرو اور یہ عرض کرو کہ خدایا ہمارے پاس اس سے زیادہ کچھ نہیں مگر تیرے دین کی محبت ضرور ہے اس محبت کی خاطر مجبور ہیں کہ جو کچھ بھی ہے تیرے حضور پیش کردیں۔ پھر فرمایا کہ دیکھو اس کے ساتھ خدا کیا سلوک فرمائے گا۔

"مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا" پس پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے شروع ہو جائیں جبکہ پھل اللہ ہی لاتا ہے تو ان دو باتوں کا تضاد کیا معنے رکھتا ہے۔ ابھی تو حضرت (بانی سلسلہ) یہ فرما چکے ہیں کہ پھل اللہ کی طرف سے ہی عطا ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ "جو پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا" پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں میں ان کا ارادہ شامل ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کے حضور اصلاح کے لئے پیش نہ کریں' جس حالت میں ہیں اسی میں رہیں اور اپنی خدمات دین کے لئے حاضر نہ کریں وہ پودے ہیں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک پھل نہ لانے اور گلنے سڑنے کا گویا ارادہ کرچکے ہیں۔ ان کا فیصلہ یہی ہے کہ ہم نے خوشحال پودوں کی طرح نہیں بننا' ہم اپنے آپ کو اسی طرح رکھیں گے اور وہ مالک کے نہیں رہتے بلکہ غیر کے ہو جاتے ہیں' وہ کسان کے نہیں رہتے بلکہ اسی لائق ہوتے ہیں کہ انہیں کاٹ کر الگ پھینک دیا جائے۔

چنانچہ یہ مراد ہے کہ جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا ورنہ وہی بدیاں موجود ہوں اور وہ مالک کی پرواہ کریں تو مالک ضرور ان کی پرواہ کرتا ہے۔ وہ بدیاں موجود ہوں اور مالک کی پرواہ نہ کریں تو اللہ بھی ان کی پرواہ نہیں کرے گا۔ مالک ان کی پرواہ نہیں کرتا" کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دے۔ تو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی" "اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے" اس کے لئے صدق کی وہی ابتدائی شرط ہے جو میں بیان کرچکا ہوں۔ آخری شرط نہیں کہ جب تک تم صدیق نہیں بنو گے اس وقت تک خدا تمہاری پرواہ نہیں کرے گا' اللہ کے نزدیک تمہارا مواد سچا ہو' تمہارے دل کی گہرائی میں سچائی موجود ہو اگر یہ ہو گا تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔

"پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی بازپرس ہوتی ہے" اب ساری دنیا میں یہی ہو رہا ہے لیکن بدنصیبی سے اب بھیڑوں اور بکریوں کے ذبح ہونے کا مضمون بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ آج کا زمانہ ایسا ہے کہ انسان بھیڑوں بکریوں کی طرح ذبح ہو رہا ہے اور کسی کو کوئی پرواہ نہیں۔ تو یہ حالت جو حضرت (بانی سلسلہ) نے بیان فرمائی ہے یہ اس وقت کی حالت ہے جب انسانوں میں کچھ نیکی موجود تھی' کچھ بھلائی تھی لیکن اب تو معاملہ حد سے آگے گزر چکا ہے۔ پانی سر سے اوپر نکل گیا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ اگر ہم ابتداء میں اپنی نیکیوں کی حفاظت کی طرف توجہ نہیں کریں گے اور بدیوں کی پرواہ نہیں کریں گے تو اس طرح یہ بدیوں کا سیلاب آگے بڑھتا ہوا ہماری حد سے آگے نکل جائے گا اس کو سمجھانا اس لئے ضروری ہے کہ دنیا کی اصلاح ہمارے سپرد فرمائی گئی ہے۔

اب جو ہم دنیا کی حالت دیکھ رہے ہیں وہ بہت زیادہ خطرناک ہے اس وقت سے جس وقت حضرت (بانی سلسلہ) نے یہ تحریر لکھی۔ اب بعض دفعہ یہ تو ہوتا ہے کہ ایک بھیڑ کے ذبح ہونے پر لوگوں کو فکر ہوتی ہے کہ اچھی بھیڑ تھی اس کو کیوں ذبح کردیا گیا لیکن انسانوں کے ذبح ہونے پر کوئی فکر نہیں۔ ساری دنیا میں لاکھوں کروڑوں انسان ہیں جو ناحق مارے جا رہے ہیں اور انسان کو ان کی کوئی پرواہ نہیں ہے تو وہ خدا ان کی پرواہ کیسے کرے گا جو خدا کے بندوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ پس خدا کے ان سب بندوں کی جو ساری دنیا میں پھیلے پڑے ہیں پرواہ کرنے کا مضمون آپ کو سمجھ آنا چاہئے۔ اگر آپ آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اپنے گردوپیش نظر نہیں ڈال رہے' آپ نہیں پہچان رہے کہ ان خدا کے بندوں پر کیا کیا ظلم ہو رہے ہیں تو پھر حضرت (بانی سلسلہ) نے جو خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں وہ آپ کو نصیب نہیں ہوں گی۔ اور لازم ہے کہ ہم ضرور سمجھیں اس مضمون کو' کیونکہ ہمارے سوا اور کوئی نہیں ہے جس نے اس دنیا کی تقدیر بدلنی ہے اگر ہم نہیں سمجھیں گے تو پھر کون سمجھے گا۔ پس آپ لوگ اس Urgency کا احساس کرکے جو میں نے کھول کر آپ کے سامنے بیان کردی ہے خدا تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں اور یہ عرض کریں کہ اے خدا یہ معاملہ تو ہماری حد سے بہت آگے نکل چکا ہے۔ اول ہم کمزور اور اس لائق نہیں کہ دنیا کی اصلاح کرسکیں تیرے گزشتہ انبیاء اور پیارے بندوں میں تو نے ایسی خوبیاں رکھ دی تھیں کہ وہ دنیا کا احساس بھی رکھتے تھے اور کمزوریوں کو دور کرنے کی صلاحیتیں بھی رکھتے تھے۔ ہمارا حال تو یہ ہے کہ خود اپنی کمزوریاں دور کرنے کی صلاحیتیں نہیں ہیں۔ ہمیشہ کوشش کرتے ہیں' ہمیشہ سوچتے ہیں اور پھر روز اول' پھر وہیں کے وہیں پاتے ہیں۔ نہ دل بدلتا ہے نہ ماحول بدلتا ہے نہ اپنے خاندان والوں سے سلوک بدلتا ہے' نہ غیروں سے اپنا سلوک بدلتا ہے کس مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں اور اوپر سے وہ جن کی اصلاح ضروری تھی جن کی اصلاح ہم نے کرنی تھی وہ بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس ہمارے مسائل بڑھ رہے ہیں' یہ احساس پیدا کرنا لازم ہے۔

فرمایا "سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے" جیسے درندوں کو کوئی رحم نہیں ان کی بلا سے اردگرد دوسرے جانوروں پر ظلم ہو رہے ہیں یا ان کی نسلیں مٹائی جا رہی ہیں ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فرمایا اگر تم درندوں کی مانند بے کار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور لاپرواہ ہو جاؤ گے۔ تو اس لفظ درندوں کا استعمال حضرت (بانی سلسلہ) نے فرمایا ہے' یہ میں نے نہیں کہا۔ پس یہ بات جو میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہے کہ یہ بہت ہی خطرناک غلطی ہے کہ ہمیں گردوپیش کا احساس نہ ہو حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں یہ درندوں کی صفت ہے "اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہو گا۔ چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ" اور عزیزوں میں شامل ہونے کا جو رستہ پہلے بیان فرمایا جاچکا ہے وہ رستہ اختیار کرنا اور وہ سفر شروع کرنا ضروری ہے۔

" تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہ ہو سکے " اب وبا کے ساتھ یا آفات کے ساتھ وباؤں کا بھی ذکر ہے۔ اب کسی وبا یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہ ہو سکے' یہ ایک ایسا مضمون ہے جس کو جماعت کے مخلصین بندوں کے حالات پر غور کرنے سے سمجھ آجاتی ہے۔ **میں نے دیکھا ہے خدا کے ایسے بندے جو دن رات خدمت میں مصروف ہیں ان کو وہ آفات نہیں چھوتیں جو ان کے ساتھ رہنے والوں کو چھوتی ہیں۔** بہت سے' کثرت سے ایسے گواہ جماعت میں موجود ہیں کہ انہوں نے پرواہ نہیں کی کہ کیا گزرے گی' ان پر کیا گزرے گی' ان کے بچوں پر کیا گزرے گی' دینی ضروریات کو انہوں نے اہمیت دی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی سنبھالا' ان کے بچوں کو بھی سنبھالا۔ ایسے واقعات بھی آپ کی نظر میں ہوں گے کہ گویا وہ نہیں سنبھالے گئے اور ان پر آفات نے حملہ کر دیا مگر دلوں کا حال صرف اللہ جانتا ہے۔ کیوں آفات نے حملہ کیا اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ مگر یہ بات سچی ہے کہ وہ لوگ جو خدا کی خاطر اپنی دنیا کو ترک کر دیتے ہیں اور اس کی دنیا کو اپنا لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دنیا کی حفاظت فرماتا ہے اور جو قانون قدرت ہے کچھ نہ کچھ گزند دنیا کی آفات کا پہنچتا ہے وہ تو صحت مند پودوں کو بھی پہنچا ہی کرتا ہے۔ بعض دفعہ آندھیاں چلتی ہیں کئی قسم کے سیلاب آتے ہیں اور دنیا میں صحت مند پودے بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں کسان ان کو نہیں بچا سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کو جس حد تک چاہے بچا سکتا ہے اور بچاتا ہے مگر کچھ نہ کچھ گزند چکھنے کے طور پر ان کو ضرور ملتا ہے۔ اور یہ مضمون ایسا ہے جس کا قرآن کریم نے بتفصیل ذکر فرمایا ہے۔

پس میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اگر دین کی خدمت میں مصروف ہو جائیں گے تو آپ کو دنیا کی بیماریاں نہیں چھوئیں گی۔ اگر اس خیال سے آپ مصروف ہوں گے کہ دنیا کی بیماریاں نہ چھوئیں تو وہ ضرور چھوئیں گی۔ یہ نکتہ ہے جو آپ کے سمجھنے کے لائق ہے۔ اگر ان حالات پر غور کر کے آپ یہ سودا کر کے آگے بڑھیں کہ میں نے اپنے بدن کی' اپنے بچوں کے بدن کی حفاظت کرنی ہے اس لئے میرے لئے ایک ہی طریقہ ہے کہ میں دین کی خدمت میں مصروف ہو جاؤں تو یہ ارادہ آپ کے کام نہیں آئے گا۔ اگر دین کی خدمت میں مصروف ہوتے ہیں جبکہ جانتے ہیں کہ بیوی بچوں کا کوئی محافظ نہیں رہا اس وقت اللہ ان کی حفاظت فرمائے گا۔ پس یہ وہ سارے حالات ہیں جو پیچ در پیچ ہیں جن پر بندے کی نگاہ نہیں ہوتی اور دلوں کی کیفیات کو دوسرا انسان نہیں پڑھ سکتا مگر اللہ پڑھتا ہے۔ پس حضرت (بانی سلسلہ) تفصیل سے ذکر فرماتے ہیں "چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہ ہو سکے" دیکھیں کتنا عظیم کلام ہے۔ وبا کو جرات نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔

اس خدا کی حفاظت میں آنے کا ایک طبعی نتیجہ ہے جو تمہارے دل میں پیدا ہونا چاہئے اور تمہاری بودوباش میں دکھائی دینا چاہئے۔ "ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھادو" اب یہ جو مسئلہ ہے یہ بھی بہت گھمبیر مسئلہ ہے۔ "ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھادو" **اکثر وہ لوگ جو آپس کے جھگڑوں میں مبتلا رہتے ہیں اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے یا کوشش نہیں کرتے وہ خدا کے عزیزوں میں داخل نہیں کئے جاتے۔ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔**

پس بار بار میں آپ کو سمجھاتا ہوں اور سمجھاتا رہوں گا کہ ان باتوں کا اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے اور اس کے بغیر ہم خدا کے امن کے سائے تلے نہیں آسکتے لیکن امن کے سائے تلے آنا مقصد نہیں ہے۔ وہ ہوتا ہے بظاہر کوئی امن کا سایہ دکھائی نہ دے۔ مرد وہ ہے جو اس وقت اپنے آپ کو آگے بڑھ کر جھونک دے اور ہر چہ بادا باد جو کچھ بھی اس پہ گزرے اس کی پرواہ نہ کرے کیونکہ دین کی محبت اور دین کی لگن اور دین کی خدمت کی خواہش اس کے دل میں ایسے زور سے اٹھے کہ اس سے وہ بے اختیار ہو جائے۔ یہ خواہش اگر آپ کے دل میں پیدا ہو چکی ہے تو آپ وہی ہیں جن کے متعلق حضرت (بانی سلسلہ) یہ کلام فرمارہے ہیں۔ اگر ابھی تک یہ خواہش اس زور سے نہیں اٹھی جیسے ایک شعلہ ہو جو رفتہ رفتہ آگ لگادے اس وقت تک یہ تمام باتیں ایسی ہیں جن کو آپ سن کے سمجھ تو سکتے ہیں مگر فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے وقت ہے کہ ہر شخص اپنے نفس پر اس طرح غور کرے' تفصیل سے اپنا جائزہ لے اس کے نفس کا کوئی پہلو اندھیرے میں چھپا نہ رہے۔

پھر فرماتے ہیں "یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے" حضرت (بانی سلسلہ) نے جو حکمت اور معرفت کی باتیں فرمائیں ساتھ یہ خوش خبری بھی دی کہ میرے غلاموں میں سے بہت ایسے ہوں گے جن کو حکمت اور معرفت کی باتیں ایسی سمجھائی جائیں گی کہ وہ بڑے بڑے دنیا کے عالموں کے منہ بند کر دیں گے۔ کئی لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہمارے لئے یہ دعا کریں۔ میں کیسے دعا کروں جبکہ وہ رستہ جو حضرت (بانی سلسلہ) نے بیان فرمایا ہے اس کو وہ اختیار نہیں کر رہے۔ وہ رخ رکھتے ہیں مشرق کا اور مجھ سے دعا چاہتے ہیں کہ میں ان کے لئے یہ دعا کروں کہ وہ مغرب کے ممالک میں پہنچادیں ان کو' جس طرف کا رخ ہو گا اسی طرف جائیں گے۔ پس رخ کا تعین ضروری ہے۔

فرمایا جو نفسانی جوشوں کے تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔ بڑی حکمت' ایسی حکمت جو بڑے بڑے عالموں اور حکیموں پر غالب آجائے وہ تو دور کا معاملہ ہے نفسانی جوشوں میں مبتلا رہتے ہوئے یہ خواہش کہ ہم بہت عظیم الشان انسان بن جائیں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو یہ علم نہیں کہ عظیم الشان انسان بننے کی خواہش ہی ان کا اندرونہ ننگا کر رہی ہے۔ **ڈاکٹر سلام نے اس خواہش کے ساتھ سفر نہیں شروع کیا تھا کہ میں عظیم الشان انسان بن جاؤں بلکہ جب عظیم الشان انسان بنے تو ہمیشہ انکساری کی طرف مائل رہے اور ہمیشہ یہ خیال رہا کہ میں اپنی ذات میں کچھ بھی نہیں۔** ان کی کہانی یہ تھی کہ انہوں نے اپنے بزرگ' خدارسیدہ والد کی دعائیں دیکھی تھیں اور انہی دعاؤں کے سہارے ہر قدم آگے بڑھایا ہے اور کہیں بھی اپنے نفس کی بڑائی کو اپنی عظمتوں یا ان عرفان کی باتوں کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔ یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے لیکن وہ لوگ جو یہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سلام بنادے ان کو کبھی خیال نہیں آیا کہ یہ خواہش ہی ان کی نفسانیت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

اس سے کیا غرض کہ کیا ہو جائیں' دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا ہمیں اپنا بنادے اور جب ہم خدا کے بنیں گے تو پھر (تو جو بھی مجھ کو عطا کرے میں اسی خیر کا فقیر ہوں) کا مضمون شروع ہو جاتا ہے پھر اس پر چھوڑ دو۔ تمہاری کون کون سی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کرنا ضروری ہے اور تمہاری صلاحیتوں کی حدود تک ان کا پہنچانا ضروری ہے یہ فیصلہ اللہ کرے گا۔ اور جن پودوں کی وہ حفاظت فرماتا ہے' یہ وجہ ہے کہ ان کی حفاظت فرماتا ہے کہ اس کے بغیر وہ پودے اپنی تمام تر صلاحیتوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ یہ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کو غیر سے بچاتا ہے اور ایسا پاکیزہ ماحول پیدا فرماتا ہے کہ وہ پودے اپنی نشوونما کی انتہاء تک پہنچ سکیں۔

حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے یہ ہو ہی نہیں سکتا' ممکن ہی نہیں ہے "بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا انڈا ہوتا ہے" جس کا نفس اس پر غالب ہو اس کے انڈوں سے کیڑے نکلتے ہیں اور وہ فساد کے کیڑے ہوتے ہیں۔ پس جو اپنے نفس کے جوشوں سے مغلوب ہو جائے اس کے گھر میں دیکھیں فساد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی ہو گا' اس کے ماحول میں فساد ہو گا' اس کے تعلقات میں فساد ہو گا۔ پس انڈوں سے ایک چوزہ نہیں نکلتا فرمایا کیڑوں سے بھرے ہوئے انڈے ہوتے ہیں۔ جب وہ پھوٹتے ہیں تو کیڑے ہر طرف پھیل جاتے ہیں۔ "پس اگر تم روح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو" عرفان وہی ہے جو روح القدس سے حاصل ہو "پس اگر تم روح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو۔"

اب یہ وہ منازل ہیں جو حضرت (بانی سلسلہ) کھول کھول کر بار بار ہمارے سامنے بیان کر رہے ہیں لیکن پہلی منزل ہی طے نہیں ہوتی۔ ان لوگوں سے طے نہیں ہوتی جن کو پرواہ ہی نہیں کہ ہم ہیں کیا۔ اپنا عرفان جس کو حاصل نہیں ہو گا وہ عالمانہ اور گہری باتوں کا عرفان کیسے حاصل کرے گا اور جتنے دنیا میں جھگڑے ہیں یہ اسی غفلت کی حالت کی وجہ سے ہیں کہ انسان اپنے عرفان سے عاری ہے اور بظاہر عرفان کی باتیں چاہتا ہے اور بڑی بڑی ڈینگیں مار کے عرفان کی باتیں وہ ظاہر کرتا بھی ہے لیکن سب کھوکھلی۔ ان سے جو انڈے نکلتے ہیں ان میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں جو آگے فساد پھیلا دیتے ہیں۔

"پس اگر تم روح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے" یہ بات اگرچہ حضرت (بانی سلسلہ) نے اپنے حوالے سے نہیں لکھی مگر جس طرح کے روحانی عرفان کے بھید آپ کے لبوں سے جاری ہو رہے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ گندے انڈے پیدا ہی نہیں ہوئے۔ ہمارے لئے تو حکم ہے کہ نکال باہر کرو مگر کچھ ایسے دل ہوتے ہیں جن میں اللہ کے فضل کے ساتھ وہ گندے انڈے پیدا ہی نہیں ہوتے جو کیڑوں سے بھر جایا کرتے ہیں۔ ان کی زبان سے جو کلام نازل ہوتا ہے اس کو شیطان نے چھؤا تک نہیں ہوتا۔ ان کی جو امنگیں ہوتیں ہیں ان کو شیطان نے نہیں چھؤا ہوتا۔

پس اس اعلیٰ مرتبے اور مقام کو سمجھو اور اس کی طرف سفر شروع کرو اور دن بدن تمہاری زندگی حضرت (بانی سلسلہ) کے قریب تر ہوتی چلی جانی چاہئے۔ اور جب آپ اپنی منزل سے 'اپنے مقام سے ہمیں دیکھتے ہیں یا دنیا کو دیکھتے ہیں تو جو باتیں بیان فرماتے ہیں وہ ہمیں بہت مشکل دکھائی دیتی ہیں۔ کئی دفعہ لوگوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ ہم سے تو "ہماری تعلیم" کا ایک صفحہ نہیں پڑھا جاتا۔ تھوڑا سا پڑھتے ہیں تو لگتا ہے کہ ہم (بانی سلسلہ) کی جماعت ہی میں سے نہیں ہیں۔ ان کو میں ہمیشہ سمجھاتا ہوں کہ آپ کا وہ مقام نہیں ہے جو (حضرت بانی سلسلہ) کا مقام ہے اور اپنے مقام میں رہتے ہوئے ان باتوں کی طرف سفر شروع کریں اور جب آپ سفر شروع کریں گے تو جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ جیسے گندہ انسان بھی جب ارادہ کرلیتا ہے کہ میں نے خدا کی طرف جانا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے پیاروں اور عزیزوں میں داخل کرلیتا ہے۔ پس اس فقرے سے نہ ڈریں کہ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے' وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے' بلکہ اس فقرے سے ان معنوں میں ڈریں کہ اس جماعت میں داخل ہونے کی تمنا پیدا کریں اور جب تمنا پیدا کریں گے تو آپ کا سفر شروع ہو جائے گا' جب تمنا پیدا کریں گے تو حضرت (بانی سلسلہ) کی جماعت میں اور آپ کے عزیزوں میں داخل ہو جائیں گے۔

فرمایا "تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے اور آسمان پر تم دنیا کے لئے ایک مفید چیز سمجھے جاؤ گے اور تمہاری عمریں بڑھائی جائیں گی۔" اب یہ جو ذکر ہے کہ آفات نہیں چھوتیں بیماریاں نہیں چھوتیں' یہ امر واقعہ ہے کہ وہ نیک بندے جو خدا کی خدمت میں مصروف ہوں ان کی اور ان کے اہل و عیال کی عمریں بڑھائی جاتی ہیں تاکہ خدا کے دین کو ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

"تمسخر سے بات نہ کرو اور ٹھٹھے سے کام نہ لو اور چاہئے کہ سفلہ پن اور اوباش پن کا تمہارے کلام میں کچھ رنگ نہ ہو" اب کل رات ہی میں اپنی بچیوں کو سمجھا رہا تھا کہ حضرت (بانی سلسلہ) جو فرماتے ہیں تمسخر سے بات نہ کرو اور ٹھٹھے سے کام نہ لو تو یہ وہ مزاح نہیں ہے جس کو لطیف مزاح کہتے ہیں۔ ٹھٹھہ اور تمسخر ایک ذلیل چیز ہے جو دلوں کو دکھانے والی اور گندگیوں کو اچھالنے والی ہے اس سے ورے ورے جو مزاح کا لطیف ذوق ہے میں نے بعض عبارتوں سے ان کو دکھایا' ثابت کیا کہ اتنا لطیف ذوق جو حضرت (بانی سلسلہ) کا مزاح کا تھا اس کے پاسنگ کو بھی بعض بظاہر مذاقیہ لوگ پہنچ نہیں سکتے۔ ان کے مذاق میں گندگی اور سفلہ پن ہوتا ہے اور طبیعت منغض ہو جاتی ہے ان کے مذاق سے۔ لیکن حضرت (بانی سلسلہ) کا مزاح اور آپ کا ذوق اتنا لطیف ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

اور اس مزاح کو آپ نے مدمقابل دشمن پر بھی استعمال فرمایا اور اس کا نیچا دکھانا مقصد نہیں تھا' (دین حق) کا اونچا دکھانا مقصد تھا۔ پس بعض دفعہ مزاح میں کسی کو نیچا بھی دکھایا جاتا ہے مگر ہرگز مراد یہ نہیں ہوتی کہ اس کو نیچا دکھایا جائے' مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ (دین حق) کی برتری مانتا نہیں تو تب اس کو دکھایا جائے کہ (دین حق) ہی برتر ہے اور تم اس لائق نہیں ہو کہ (دین حق) کو نیچا دکھا سکو۔ پس مُرلی دھر کے ساتھ مناظرے میں حضرت (بانی سلسلہ) نے یہی حربہ استعمال کیا اور ایک کہاوت کے طور پر آخری بات یہ فرمائی کہ آپ سے مناظرے سے پہلے آپ کے متعلق بہت خیال تھا کہ آپ حکمت کی باتیں گویا سمجھیں گے اور جو کچھ میں عرض کر رہا ہوں (دین حق) کی خوبیاں آپ کے دماغ میں گھس جائیں گی لیکن نہیں ہو سکا۔ اتنا وقت ضائع ہوا لیکن آپ کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ فرمایا آپ کی مثال تو اس انسان کی سی ہے جس کو اپنے گاؤں میں بہت شہرت حاصل تھی کہ بڑا حکیم اور قابل انسان ہے' دور دور سے لوگ اس کی زیارت کو آتے تھے اور اس کی خدمت میں تحفے پیش کرتے تھے اور وہ خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس نے یہ جانا یعنی اس کے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ میں خاموش ہی رہوں تو بہتر ہے کیونکہ جب میں نے لب کھولے کوئی بے وقوفی کی بات نکل جائے گی تو وہ خاموشی کے عالم میں بہت بڑا بزرگ بن گیا۔ دور دور سے لوگ اس کی زیارت کو آنے لگے اور تحائف سے اس کے گھر بھر گئے۔ آخر ایک دن اس سے صبر نہ ہوا۔ اس نے کہا اے میرے پیارو عزیزو! جو دور دور سے آتے ہو' مجھے اتنی عزت دے رہے ہو' میرا بھی تو فرض ہے کہ میں کچھ بولوں اور کچھ نصیحت کروں۔ سب ہمہ تن گوش ہو گئے اور جب اس نے نصیحت کے لئے لب کھولے تو پیشتر اس کے کہ وہ نصیحتیں ختم ہوتیں سارے اس کو چھوڑ کر بھاگ گئے ایک بھی نہیں رہا جو اس کے اردگرد اس کی غلامی کا دم بھرتا اور وہ پہلے کی طرح اکیلا رہ گیا بلکہ پہلے سے ذلیل حالت میں رہ گیا۔ تو فرمایا کہ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم لب کھولو گے تو (دین حق) کے خلاف ایسی باتیں کرو گے تو میں تم سے کبھی مناظرہ نہ کرتا۔

اب اصل روح (دین حق) ہے۔ اس شخص کو ذلیل کرنا مقصود نہیں مگر چونکہ وہ مسلسل (دین حق) کے خلاف بکواس کئے چلا جا رہا تھا اس لئے دنیا کو دکھانے کے لئے کہ اس کی بکواس میں ذرہ بھی اہمیت نہیں ایک دیوانہ ہے اس لائق ہی نہیں ہے کہ اس کی باتوں کو غور سے سنا جائے آپ نے انتہائی لطیف مزاح کے ذریعے (دین حق) کی فتح ثابت فرما دی۔ اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ) ٹھٹھے تمسخر میں مبتلا ہوئے نہایت بے وقوف ہو گا جو یہ سمجھے۔

تمام ایسے مواقع جہاں حضرت (بانی سلسلہ) نے مزاح سے کام لیا ہے ان کا جائزہ لیں تو آپ کی عقل اور آپ کا دل روشن ہو جائیں گے۔ مزاح ایک بہت ہی اعلیٰ صفت ہے اور جس لطافت سے (بانی سلسلہ) نے اس مزاح کو استعمال فرمایا ہے دنیا کے بڑے بڑے لطیفہ گو بھی آپ کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچتے۔ پس ٹھٹھے اور تمسخر سے بات نہ کرو کا یہ مطلب ہے۔

(اب چونکہ وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے اب یہ نوٹس سنبھال لیں یہاں سے آگے پھر آئندہ بیان کریں گے۔)

☆......☆......☆......☆

صفائی کا نمونہ

محترمہ مراد خاتون صاحبہ اہلیہ محترم جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے بیان کیا کہ "ایک دفعہ حضرت صاحب کے گھر میں بعض خواتین نے مل کر آم کھائے جس سے صحن میں چھلکوں کی وجہ سے بہت سی مکھیاں آگئیں۔ اس وقت میں بھی وہاں ہی بیٹھی تھی۔ کچھ خادمات بھی موجود تھیں۔ حضرت صاحب نے خود ایک لوٹے میں فینائل ڈال کر سب صحن میں چھلکوں وغیرہ پر اپنے ہاتھ سے ڈالی"

(شمائل.......... صفحہ 87-88)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31639 میں امتہ الحفیظ بیوہ فضل الرحیم صدیقی قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر 65 بیعت پیدائشی احمدی ساکن کمال آباد راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-5-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ حق مہر وصول شدہ۔/1000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے تین تولے مالیتی۔/17500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2400 روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ مکان نمبر 107/44 کمال آباد راولپنڈی گواہ شد نمبر1 میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ وصیت نمبر 17714 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد احسن خان وصیت نمبر 5120۔

مسل نمبر 31640 میں لیقہ راحت بیوہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن قوم جاٹ چیمہ پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاہلی موہری راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ خاوند مالیتی۔/400000 روپے کا 1/8۔ 2۔ حق مہر۔4000 روپے شامل کر کے نقد رقم۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ لیقہ راحت 4 A 80/20 ٹاہلی موہری راولپنڈی گواہ شد نمبر1 مظفر منیر احمد وصیت نمبر 21067 گواہ شد نمبر 2 عطاء الرب چیمہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 27106۔

مسل نمبر 31641 میں رضیہ سلطانہ بیوہ شیخ ارشاد احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹھ کالونی نمبر2 اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-1-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ 7 مرلہ واقع سیٹھ کالونی اوکاڑہ ترکہ خاوند کا 1/8 حصہ مالیتی۔/87500 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 2 تولہ مالیتی۔/10300 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/700 روپے۔ کل جائیداد۔/98500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000 روپے ماہوار بصورت خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ سلطانہ مکان نمبر 20/11 سیٹھ کالونی گلی نمبر2 اوکاڑہ گواہ شد نمبر1 افتخار احمد وصیت نمبر 30150 پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد حسین گل وصیت نمبر 10616۔

مسل نمبر 31642 میں شیخ طاہر احمد ولد شیخ فضل محمد قوم شیخ پیشہ تجارت عمر تقریباً 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 54۔ ڈی بلاک اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 54۔ ڈی بلاک اوکاڑہ مالیتی۔/1200000 روپے۔2۔مشترکہ دکان نمبر A-70 واقع صدر بازار اوکاڑہ کا 1/4 حصہ مالیتی۔/500000 روپے۔ 3۔ مشترکہ دکان نمبر B-70 واقع صدر بازار اوکاڑہ کا 1/4 حصہ مالیتی۔/500000 روپے۔ اور فیکٹری مشترکہ میں 1/4 حصہ واقع سنگرہ روڈ اوکاڑہ مالیتی۔/500000 روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/40000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ طاہر احمد 54۔ ڈی بلاک اوکاڑہ گواہ شد نمبر1 مبارک احمد ناصر مربی سلسلہ اوکاڑہ گواہ شد نمبر2 محمد حسین گل وصیت نمبر 10616۔

مسل نمبر 31643 میں عصمت نورین بنت محمد اسلم ظفر قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/1 دارالفضل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-2-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی 3 ماشہ مالیتی۔/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عصمت نورین 4/1 دارالفضل ربوہ گواہ شد نمبر1 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425 گواہ شد نمبر2 محمد اکرم وصیت نمبر 24122۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی سے تحریر فرماتے ہیں۔ میری بہن عزیزہ فضل بیگم صاحبہ بقضاء الٰہی 2۔ مئی 1998ء کی شب وفات پا گئیں۔ احباب سے گذارش ہے کہ عزیزہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ محترم شیخ غلام احمد صاحب آف بہاولنگر کی بڑی ہمشیرہ عرصہ چار ماہ سے شدید علیل ہیں۔ چار ماہ قبل گرنے کی وجہ سے ان کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ مسلسل بیڈ پر ہی رہنے کے باعث Bed Sore بھی ہوگئے ہیں۔

○ محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب چک نمبر 89-ج-ب رتن فیصل آباد یرقان کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

گمشدہ قیمتی گھڑی

○ ایک عدد قیمتی گھڑی جو کہ نصرت گرلز ہائی سکول سے دارالضیافت کی طرف آتے ہوئے کہیں گر گئی ہے اگر کسی دوست کو ملی ہو تو دفتر صدر عمومی یا ملک بشیر احمد مکان نمبر 23/21 دارالرحمت شرقی الف فون نمبر 212294 کو پہنچا دیں۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم عبدالشکور صاحب (ابن مکرم عبدالمجید صاحب آف جرمنی) دالنصر غربی (ب) نے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے شعبہ کیمیکل انجینئرنگ میں 22۔ جنوری 1998ء کو نکلنے والے نتیجہ کی رو سے فائنل میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس سے قبل پہلے سال میں انہوں نے سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ اس طرح سے ڈیپارٹمنٹ میں ان کی مجموعی پوزیشن دوم قرار پائی۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی دین و دنیا میں بہترین خدمت کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

1998ء

1۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کا فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائیگا جس کے بعد امتحان ہوگا اور APPTITUDE TEST ہوگا اس میں کامیابی کی بناء پر داخلہ کنفرم ہوگا۔
2۔ امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری و زبانی امتحان میں پاس ہو۔
3۔ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔
4۔ مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔
5۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر کی حد 17 سال اور ایف اے / ایف ایس سی کے لئے 19 سال ہے۔
6۔ امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو۔ (جو کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوگا)

جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار، خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال کریں۔ رزلٹ کا انتظار نہ کریں۔ داخلہ کے لئے انٹرویو کی تاریخ کا اعلان الفضل میں کیا جائے گا۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما کر ممنون ہوں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 16: مئی-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

پیر18مئی غروب آفتاب	7-03
منگل19مئی طلوع آفتاب	5-06

عالمی خبریں

بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے کہا ہے کہ حملہ ہوا تو ایٹمی ہتھیار استعمال کریں گے۔ دھماکے قومی سلامتی کے تحفظ کے لئے کئے ہیں۔ مغربی ممالک پابندیاں لگانے سے پہلے ایک بار پھر غور کریں۔

چین کے اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ بھارت کے پاس 20 سے 25 ایٹم بم بنانے کا مواد ہے۔ ہر بھارتی حکمران نے ایٹمی طاقت بننے کا خواب دیکھا۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ امریکی وفد خالی ہاتھ پاکستان نہیں آیا۔ ایف 16 سے معاملہ آگے چلا گیا ہے۔ پاکستانی حکام سمجھتے ہیں کہ وہ مضبوط پوزیشن میں ہیں اور بڑی پیش کش کے سوا نہیں بدلیں گے۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکے کی تیاریاں مکمل ہیں صرف فیصلہ کرنا باقی ہے۔

امریکہ نے پاک بھارت ایٹمی سرگرمیوں کی نگرانی کے لئے جاسوس طیارہ بھیج دیا ہے۔

سلامتی کونسل نے کہا ہے کہ بھارت مزید ایٹمی دھماکے کرنے سے باز رہے۔ کونسل کے اجلاس میں چین اور جاپان نے امریکہ سے کہیں زیادہ سخت موقف اختیار کیا۔

کینیڈا نے پاکستان کو انتباہ کیا ہے کہ اگر ایٹمی دھماکہ کیا تو بھارت جیسا سلوک کریں گے۔

کسنجر سمیت بااثر امریکیوں اور کمپنیوں نے بھارت کے خلاف پابندیوں کی مخالفت شروع کر دی ہے۔ بھارت ایک اہم ملک ہے اس کے خلاف پابندیاں لگانا بڑی غلطی ہوگی۔

امریکی نائب وزیر خارجہ' سنٹرل کمانڈ کے کمانڈر انچیف اور امریکی محکمہ دفاع کے سات اعلیٰ افسروں پر مشتمل وفد نے پاکستان کو ایٹمی دھماکہ سے باز رکھنے کی کوششوں کا آغاز کر دیا ہے۔ امریکی وفد کو پاکستانی حکام نے دو ٹوک جواب دیا ہے کہ ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کی ہم یقین دہانی نہیں کرا سکتے۔ وفد نے پیش کش کی ہے کہ اگر پاکستان ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کا اعلان کرے تو ایف 16 طیاروں' بھارتی حملوں کی پیشگی اطلاع دینے والے جدید نظام کی فراہمی اور خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے تعاون کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔

جاپان کے 20 شہروں میں بھارتی دھماکوں کے خلاف مظاہرے ہوئے۔

امریکی کانگرس نے قانون منظور کیا ہے کہ مذہبی شدت پسند ملکوں کے خلاف پابندیاں لگا دی جائیں۔ قانون کے حق میں 375 اور مخالفت میں 41 ووٹ آئے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ مذہبی جبر کی اجازت دینے والے ممالک بھی پابندیوں کی زد میں آئیں گے۔

انڈونیشیا میں مظاہرین نے ایک ڈیپارٹمنٹ سٹور کو آگ لگا دی۔ جس سے 200۔افراد زندہ جل گئے۔ متعدد افراد آگ سے بچنے کے لئے پانچویں منزل سے چھلانگیں لگانے سے ہلاک ہو گئے۔ صدر سہارتو کے خلاف ہنگاموں میں اب تک مرنے والوں کی تعداد 263 ہو گئی ہے۔

ملکی خبریں

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے ایٹمی مسئلہ پر تمام سیاسی جماعتوں سے رابطے کا فیصلہ کیا ہے۔ قاضی حسین احمد کی کانفرنس میں بھی شریک ہوں گے۔

پاکستانی عوام اتحاد نے بھارت کے ایٹمی دھماکوں پر ردعمل کے سلسلہ میں 24 مئی کو آل پارٹیز کانفرنس طلب کر لی ہے۔

سپریم کورٹ نے انسداد دہشت گردی قانون کی بیشتر دفعات کالعدم قرار دے دی ہیں۔ اور حکومت کو حکم دیا ہے کہ خصوصی عدالتوں کو ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار میں لایا جائے۔ سپریم کورٹ نے انسداد دہشت گردی قانون کے بارے میں حکم نامے میں کہا ہے کہ بیشتر دفعات کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ یہ دفعات عدلیہ کی آزادی کے بنیادی اصولوں کے منافی ہیں۔ خصوصی عدالتوں کے پہلے فیصلے برقرار رہیں گے۔ چیف جسٹس اجمل میاں' جسٹس ارشاد' جسٹس افراسیاب اور جسٹس جہانگیری پر مشتمل بنچ نے اپنے فیصلہ میں کہا ہے کہ فوج یا قانون نافذ کرنے والے اداروں کو کسی گھر میں داخل ہونے سے قبل تحریری جواز پیش کرنا ہوگا۔ دہشت گردی کے ملزموں کا اعترافی بیان ڈی ایس پی کی بجائے جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے ریکارڈ کیا جائے۔ پولیس افسروں کو ایسے اختیارات دستور پاکستان کی خلاف ورزی ہے۔

مسیحیوں نے توہین رسالت کا قانون ختم کرانے کے لئے شاہراہ قائداعظم لاہور پر مظاہرہ کیا۔ اور زبردست توڑ پھوڑ کی۔ اور مسجد شہداء میں گھسنے کی کوشش کی۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے زبردست شیلنگ اور لاٹھی چارج کیا مظاہرین نے درجنوں گاڑیاں تباہ کر دیں۔ شاہراہ قائداعظم سارا دن میدان جنگ بنی رہی۔ جھڑپیں پانچ گھنٹے جاری رہیں۔ راولپنڈی میں بھی عیسائیوں کے جلوس کی مسلمان نمازیوں سے جھڑپیں ہوئیں۔ سیالکوٹ' گوجرانوالہ' بہاولپور' ملتان' مظفر گڑھ' ڈیرہ غازی خان' فیصل آباد اور خانیوال میں عیسائیوں نے پر امن احتجاجی مظاہرے کئے۔ کر دیا ہے۔ لاہور میں لاٹھی چارج اتنا شدید تھا کہ پولیس اہلکاروں کی لاٹھیاں ٹوٹ گئیں۔

محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون رہائش 213133

10M / CM	1M	6X / 200	10ML پوٹینسی دوائی		جرمنی سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس
10/=	9/=	8/=	شولبے طرز جرمنی شیشی	1300/=	10ML شولبے طرز جرمنی شیشی میں
9/=	8/=	7/=	پیکانہ 〃 〃	1200/=	10ML پیکانہ 〃 〃
7/=	6/=	6/=	عام پلاسٹک ڈراپر	1000/=	10ML ورائٹی (سادہ بکس)
سادہ بکس =/240			117 ادویات کا خالی بریف کیس =/540		نسخہ جات =/17

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235
PLEASE CONTACT
AUSTRALIA DR. SHAHID CHOHAN Ph.2-93515108
CANADA USMAN MALIK Ph.416-663-1706
U.K. JEAN SHAW Ph.171-935-0911

جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات مدر ٹنکچرز' پوٹنسیاں' بائیو کیمک ادویات' گولیاں' ٹکیاں' شوگر آف ملک اور ہومیو پیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز۔ خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون 771-213156- فیکس (04524-212299)

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز۔ ربوہ میں داخلے جاری ہیں۔
مورخہ 20 مئی 98 سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں۔ اندرون اور بیرون ملک کام آنے والے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلے جاری ہیں ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین Pentium 166 کمپیوٹرز اور مکمل ائر کنڈیشنڈ لیبارٹری ☆ مستحقین، شاندار تعلیمی ریکارڈ رکھنے والوں اور واقفین کیلئے نصف فیس کی سہولت۔ ڈپلومہ کورس کے دوران بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ بھی سکھائی جاتی ہے۔
مزید معلومات بذریعہ فون :212034 یا کالج واقع 23- شکور پارک۔ ربوہ آکر حاصل کی جا سکتی ہیں۔
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے۔

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
سندھی لونگ
فینسی جیولرز محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868
رہائش 212867

خوشخبری
آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن
امریکہ سے درآمد شدہ
AQUA WATER FILTERS
جراثیم سے پاک قدرتی طور پر شفاف اور خوش ذائقہ منرل واٹر کا حصول اب کا سیف منرل فلٹر کی بدولت آپ کے اپنے گھر میں انتہائی مناسب قیمت میں ممکن ہے آج ہی رابطہ کیجئے
ڈسٹری بیوٹرز
AQUA SAFE
بیت المحمد کالج روڈ ربوہ فون 211212 PP
سٹاکسٹس:-
• خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ 212831
• خالد سینیٹری ورکس کالج روڈ ربوہ 211225
• احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ 211006

پتہ
بیرون